سوال

(295)اوقاتِ ممنوعہ میں سببی اور فرضی نماز ادا کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استاذِ گرامی قدر! مندرجہ ذیل حدیث کی رو سے راقم کو چند مسائل دریافت کرنے ہیں۔ امید ہے کہ آپ خصوصی شفقت فرمائیں گے۔

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: ‘ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا۔ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً، حَتَّى تَرْتَفِعَ۔ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، حَتَّى تَمِيلَ۔ وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ، حَتَّى تَغْرُبَ۔ ’

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ... الخ، رقم: ۱۰۳۰، صحیح مسلم، رقم: ۸۳۱، سنن أبي داود، رقم: ۳۱۹۲

۱۔ اوقات منع میں فرضی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

۲۔ ان اوقات میں سببی نماز کا کیا حکم ہے؟

۳۔ اس بارے میں مختلف ائمہ کے کیا اقوال ہیں؟ نیز ترجیح کس مذہب کو دی جائے گی؟

۴۔ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱) فرض نماز ممنوع اوقات میں پڑھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‘مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً، أَوْنَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا، إِذَا ذَكَرَهَا۔ ‘صحیح البخاری، بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ، وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ، رقم: ۵۹۷

یعنی ’’جو کسی نماز کو بھول گیا یا اس سے سویا رہا پس اس کا کفارہ یہ ہے، کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔‘‘

ظاہر ہے کہ حدیث ممنوع اوقات کو بھی شامل ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاقؒ S کا یہی مسلک ہے۔ یہ حدیث اور اس کی ہم معنی دیگر روایات ممانعت کی احادیث کی

مخصص (خاص کرنے والی) ہیں۔ ''صحیحین'' کے علاوہ یہ الفاظ بھی وارد ہیں :

'فَوَقتُهَا حِینَ یَذکُرُهَا۔ لَا وَقتَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ' (المرعاة : ۱ ۴۰۰)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ وقت اس کی ادائیگی ہی کا ہے۔ نہ کہ قضاء کا۔''

(۲) ممنوع وقت میں سببی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''وفد عبدالقیس'' سے مصروفیت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کے بعد والی دو رکعتیں عصر کے بعد پڑھی تھیں۔ امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

'مِنهَا : أَنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِی لَهَا سَبَبٌ۔ لَا تُکرَهُ فِی وَقتِ النَّهیِ۔ وَاِنَّمَا یُکرَهُ مَا لَا سَبَبَ لَهَا' عون المعبود : ۱ ۴۹۱

''اوقاتِ ممنوعہ میں سببی نماز جائز ہے، جب کہ بلا سبب ناجائز ہے۔''

(۳) اس بارے میں ائمہ کے مسالک مختلف ہیں۔ داؤد مطلقاً جواز کے قائل ہیں۔ جب کہ امام شافعی سببی کے جواز کے قائل ہیں اور امام ابو حنیفہ نے منع کا مسلک اختیار کیا ہے۔ سابقہ بحث کی بناء پر ترجیح اس کو ہے کہ ممنوع وقت میں سببی نماز پڑھنا جائز ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی مجموع فتاوی میں اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ نوٹ : تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو!(مرعاة : ۲ ۵۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:289

محدث فتویٰ